ساہتیہ اکادمی اور راشٹرپتی بھون کلچر سینٹر کے زیر اہتمام دوروزہ ادبی کانفرنس اختتام پذیر

نئی دہلی (اسٹاف رپورٹر) ساہتیہ اکادمی اور راشٹرپتی بھون کلچرل سینٹر کے اشتراک سے منعقدہ دو روزہ ادبی کانفرنس اختتام پذیر ہوگئی، جس میں ملک بھر سے آئے نامور ادیبوں، نقادوں، دانشوروں اور تخلیق کاروں نے شرکت کی۔ کانفرنس کا مرکزی موضوع تھا' کتنا بدل چکا ہے ادب؟' جس پر مختلف سیشنوں میں تفصیلی گفتگو اور تنقیدی تبادلۂ خیال کیا گیا۔ اجلاس کے ابتدائی روز معروف اوڑیا ادیبہ اور ساہتیہ اکادمی انعام یافتہ مصنفہ پرتبھا رائے نے "ہندوستانی نسوانی ادب: نئے تناظر" کے عنوان سے سیشن کی صدارت کی۔ اپنے خطاب میں انہوں نے واضح کیا کہ نسوانی ادب کو الگ تھلگ صنف کے طور پر دیکھنا درست نہیں، بلکہ یہ نسوانی تجربات، مزاحمت اور زندگی کے جمالیاتی پہلوؤں کی تخلیقی ترجمانی ہے۔ انہوں نے پندرہویں صدی کے شاعر بلرام داس کے 'لکشمی پوران' کو نسوانی فکر کی اولین مثال قرار دیا۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مہوا ماجی، انامیکا، انوجا چندرمولی، ندھی کلپتی، پریتی شینائے اور تملچی تھنگا پانڈین جیسے نمایاں قلمکاروں نے خواتین کی ادبی اور نسوانی شناخت کی تشکیل پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ دوسرے دن 'ادب میں تبدیلی بمقابلہ تبدیلی کا ادب' کے موضوع پر ہونے والے سیشن کی صدارت ادیبہ اور ساہتیہ اکادمی کی نائب صدر ڈاکٹر کمود شرما نے کی۔ اس سیشن میں ناگیشور مشر، ممتا کالیا، ستیندر مشر، رشمی نارزاری، اور ریتا کوٹھاری جیسے جید اہل قلم شریک ہوئے۔ اسی دن اجلاس کا ایک اور اہم سیشن 'عالمی تناظر میں ہندوستانی ادب کی نئی جہتیں' کے زیر عنوان ہوا، جس کی صدارت معروف ماہر تعلیم اور دانشور ابھی موریہ نے کی۔

ادبی کانفرنس کی اختتامی تقریب

سیشن میں نوتیج سرنا، سجاتا پرساد، لکشمی پوری وغیرہ نے اپنے اپنے مقالات پیش کیے اور موضوع کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ ساہتیہ اکادمی کے سکریٹری ڈاکٹر کے سری نیواس راؤ نے اختتامی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اکادمی نہ صرف ملکی زبانوں اور مصنفین کی ترویج میں سرگرم ہے بلکہ خواتین کے ادبی اظہار کو بھی بھرپور اہمیت دیتی ہے۔ انہوں نے اس ضمن میں اکادمی کی مستقبل کی منصوبہ بندی پر بھی روشنی ڈالی۔ اس موقع پر مختلف شعبہ جات سے وابستہ افراد کثیر تعداد میں موجود تھے۔